نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے*

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروزِ جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے - ۴ دسمبر ۱۹۱۴ء | نمبر ۴۹

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں*

تواریخ

تواریخ کلیسیا ۔ عہ
تواریخ مذہب ۔ ۸ر
تواریخ روم ۔ ۸ر
تواریخ مصر ۔ ۸ر
تواریخ یونان ۔ ۸ر
مرقع روس ۔ ۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات ۔ ۲ر
حیاتِ پولوس ۔ ۴ر
حیاتِ داؤد ۔ ۸ر
جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری ۔ ۳ر

مفید حکائتیں

رامپال سنگھہ رومن اُردو ۔ ۸ر

تلاشِ حق اُردو - رومن اُردو ۔ ۳ر و ۶ر
دولتِ لازوال اُردو ۔ ۳ر۵ر۸ر
دولتِ لازوال رومن اُردو ۔ ۸ر
عزّتِ بیمثال اُردو ۔ ۳ر۵ر۸ر
" رومن اُردو ۔ ۸ر
حالاتِ جاپان ۔ ۲ر و ۴ر
شریف بیبیاں ۔ ۳ر و ۶ر
چندر لیلا سادھنی اُردو ۲ر و ۶ر گورمکھی ۔ ار
سیرِ ہند ۔ عہ
وکیل کی سرگذشت ۔ ۶ر
سورج پرکاش ۔ ۴ر و ۶ر مجلد ۱۲ر

ہندو مذہب کے متعلق

ویدک شائستگی ۔ ۸ر
ستیارتھہ پرکاش درپن اُردو ۔ ۸ر

سمپردائے ۔ ۳ر و ۵ر
ویدونکی تعلیم ۔ ۱۰ر
وشنو کے دس اوتار ۔ ۲ر
ویدک تصنیفات ۔ ۱ر
ویدونکی قربانیاں اور چڑھاوے ۔ ۳ پائی
ویدونکی دیوتا پرستی ۔ "
ویدونکی ازلیت ۔ ۶ پائی
پرستش حیوانات ۔ ۱ پائی
تیرتھ ۔ ۶ پائی
اہلِ ہنود کے تیوہار ۔ "
تاریخِ طاعون ۔ ۳ پائی

دین اسلام کے متعلق

اسلام میں مسیح ۔ ۱ر
خدائے اسلام ۔ ۲ر

ینابیع القرآن ۳ر
الکفارہ ۱ر
بائیبل یا قرآن ۱۰ر
مسیح ابن اللہ ۲ر
میزان الحق ۴ر
کشف القرآن ۶ر
ینابیع الاسلام ۸ر
ہدایت المسلمین ۸ر
تحقیق الایمان ۴ر
تواریخ محمدی ۴ر
تعلیم محمدی ۴ر
دین اسلام اور اسکی تردید از روئے اسلام ۲ر
دعوت اسلام ۶ پائی
گنجینۂ اسلام رومن ۸ر
بیگناہ نبی ۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل ״
فارقلیط ״
انجیل شریف کی صحت و درستی ״
اسمار الٰہی ״
خدا کے دس حکم ״
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں ״
نماز ״
سچا اسلام ״
فہرست قرآن ״
یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا ״
یسوع مسیح ״
سورۃ فاتحہ ״
ہمارا شافع کون ہے؟ ״
اثمار شیریں ۵ر و ۱۲ر
خدا ہمارا باپ ۳ پائی

کیا انجیل منسوخ ہوگئی؟ ۳ پائی
انصاف کا دن ״
فہرست قرآن رومن اردو فی جلد ۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اول ۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن ۳ر
اصلاح زراعت ۶ پائی
اصلاح اخلاق ۲ر
ہند کی افلاس کا انسداد ۶ پائی
شادی کی بابت خیالات ״
صنعت و دستکاری ۲ر

اسکول کی کتابیں

اردو کا قاعدہ ۶ پائی ۱ر
اردو کی پہلی کتاب ۱ر
اردو کی دوسری کتاب ۲ر و ۳ر
اردو کی تیسری کتاب ۳ر
اردو کی چوتھی کتاب ۴ر
رومن اردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا ۱ر
رومن اردو کی پہلی کتاب ۲ر
رومن اردو کی دوسری کتاب ۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی ۲ر
گورمکھی قاعدہ ۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال وجواب ۶ پائی
״ پنجابی اردو حروف ״
دینی سوال وجواب رومن اردو ۶ پائی
״ ״ گورمکھی ״

سوال وجواب مختصر اردو ۱ر
״ ״ رومن ۱ر

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی ۱ر
״ مرقس کی انجیل پر ۱ر
״ لوقا کی انجیل پر ۱ر
״ یوحنا کی انجیل پر ۱ر
״ رسولوں کے اعمال پر ۱ر

مسیحیوں کے واسطے

تواریخ کلیسیا ۱ر ۸ع
حل مشکلات حصہ اول ۶ر
تحقیق بائیبل ۴ر
طالبان حق ۹ر
تواریخ بائیبل ۱ر ۸ع
حیات مسیح ۱۲ر
مسیح کا نمونہ ۸ر
مسیح کے خاص دوست ۸ر
کشف الحقایق ۴ر
راہ زندگی ۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن ۸ر
مسیح کی تعلیم ۴ر ۸ر ۱۲ر
القاب مسیح ۱۴ر
بائیبل کس طرح پڑھنی چاہیئے؟ ۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

متفرق کتابیں

رافبس کروسو ۱۲ر + ابن حج اردو ۸ر + طریق دعا ۴ر
مارکو پولو کا سفرنامہ ۸ر + طلائی شمعدان ۴ر
طیطس یا رفیق صلیب ۸ر + روح سے معمور زندگی ۴ر



نور افشاں

لودیانہ جمعہ ۴ دسمبر ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

۲۱ نومبر سے کوئی ترکی جنگی جہاز بحر باسفورس میں نظر نہیں آیا۔

جرمن کا ایک اخبار راوی ہے کہ آج تک اس معرکہ میں ۵۲۹ قانون دان قتل ہو گئے۔ ان میں سے تین پروفیسر۔ دو پریوی کونسلر ۱۲۰ جج عدالتی حکام اور عام پیروکار تھے۔ ۵۸ جنگی سپاہی۔ ۸۵ دادخواہ۔ ۱۳۷ اسسٹنٹ جج اور ۱۷۳ ثالث تھے۔

نظام حیدرآباد کا ایک فرمان شائع ہوا ہے۔ جس کے رو سے سالار جنگ بہادر کو چھ ماہ کی رخصت ملی ہے۔ ان کا قائم مقام کوئی نہیں مقرر ہوگا۔ نظام صاحب خود اس عہدہ کا کام کرینگے۔

کلکتہ میں فی پیٹی افیون کی عام اوسطی قیمت ۱۶۱۰ روپیہ ۲ آنہ ۷ پائی ہے۔ نومبر کی فروختگی کی نسبت اسکے خریدار بڑے جوش میں تھے۔

جہاز ایس ایس سلستی ۱۴ ویں تاریخ کی میل کے ساتھ جمعہ کے روز ۸ بجے دن کو آئیگا۔ بالائی ملکی سٹیشنوں کی کرسمس کی ڈاک ۱۸ دسمبر کو بمبئی میں آئیگی۔

بہار اور اوڑیسہ میں اڑھائی سال سے علمی کاموں میں بڑی ترقی ہو رہی ہے۔

امپیریل ریلیف فنڈ کی رقم اس وقت تک ۵۱۴۴۷۷۵ روپیہ ہے۔

ہز ہائینس راجہ آف چمبہ نے مصارف جنگ کے لئے پچاس ہزار روپیہ عطا کئے ہیں۔ ویسرائے صاحب بہادر نے بڑی خوشی سے قبول کئے۔

فرانس اور بلجیم میں ہندوستانی فوج لگی ہوئی ہے۔ اُس میں سے یہ سپاہی زخمی ہو گئے ہیں۔ ۱۵ ویں لودیانہ سکھ کے ۵۶ سپاہی ۳۴ سکھ پائنیر کے ۲۹ سپاہی۔ ۵۷ ویں وائلڈس رائفلس کے ۶۷ سپاہی۔ ۵۹ ویں سکنڈے رائفلس کے ۵۹ غیر سرکاری افسر اور آدمی زخمی ہوئے۔

سرکاری سال مختتمہ ماہ ستمبر میں تمام سونا چاندی کی درآمد ۱۰۶۲۳ لاکھ روپیہ کی تھی۔

ہز ہائینس لفٹننٹ گورنر آف پنجاب ۲۹ دسمبر کو کمیشن کے ممبران کو جو کرسمس ہفتہ میں لاہور میں ہونگے۔ کھانے پر دعوت دینگے۔

۲۵ نومبر کو راجپوتانہ ریلوے سڑک پہاڑ وال جنکشن کے جنوب میں تین میل تک بے شمار ٹڈی دل اُڑتا ہوا نظر آیا۔

۳۰ نومبر ۹ بجکے ۱۰ منٹ شام۔ ملک معظم جارج پنجم نے برطانوی فوجی صدرات کا فرانس میں معائنہ کرنیکے لئے دورہ کیا۔

یکم دسمبر لندن۔ پیٹرو گریڈ سے خبر ہے کہ ۲۷ نومبر کو ایک روسی دستہ نے ترکیوں کو دریائے فرات کی وادی میں نیچا دکھایا۔ ترکی فوج فرار ہو گئی۔ روسیوں نے دو توپیں لے لیں اور بہت سے اسیر کر لئے۔

تار برقیات

۳۰ نومبر لنڈن - سرکاری اخبار آرمی مسنجر لکھتا ہے کہ روسی پروشیائی خطہ الفت پر جو جنگ ہوئی اس میں ہمارا ہی فائدہ ہوتا رہا - ہمارا رسالہ دشمن کے عین تعاقب میں ہے اور دشمن اپنے زخمیوں اور سامان جنگ کو چھوڑکر پیچھے ہٹ رہے ہیں - ہم جو زور سے اُن کا تعاقب کر رہے ہیں اس لئے جہاں اپنی واپسی میں قدم جمانا چاہتے ہیں - وہاں ہم اُن کو قائم نہیں ہونے دیتے - گلیشیا میں جو جنگ ہوئی ہے اُس میں ہمیں بڑی کامیابی ہوئی - ہم آسٹریوں کو مراکو میں بھگا رہے ہیں -

یکم دسمبر لنڈن - پیٹرو گریڈ کی سرکاری خبر ہے کہ لاڈز کی سمت پر سخت جنگ ہو رہی ہے - جرمن نے شیشرگو میں پیش قدمی کرنے کی کوشش کی مگر سخت نقصان کے ساتھ واپس کر دیئے گئے - اتوار کے روز دریائے وسچولا کے بائیں کنارہ پر ہر دو طرف سے گولہ باری ہوتی رہی روسیوں نے دس دن کی لڑائی کے بعد کن آسٹروی مقامات پر قبضہ کر لیا جو کارپیتھین گزرگاہوں کی پشتی کرتے تھے -

۳۰ نومبر فیلڈ مارشل سر جان فرنچ کا بیان ہے کہ جب جنرل رالنسن کو اُٹروپ سے بلجیموں کے واپسی کے بعد سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اُس نے اس تمام اعلیٰ قسم کی فوجوں کیساتھ مقابلہ کیا جو تمام جیش پر پڑی ہوئی تھی - رسالہ اور پیادہ ہر دو نے جان توڑ کر لڑائی کی اور اپنے فن کے جوہر دکھائے -

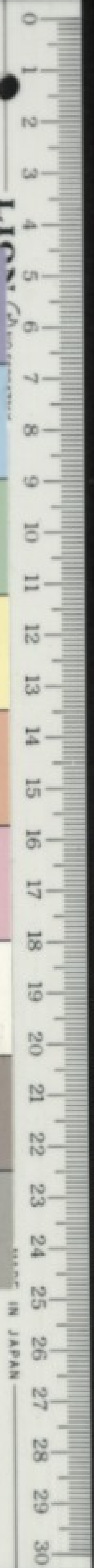
۱۷ اکتوبر کو یہ ہدایات دی گئیں کہ لائنز کے مشرق میں برطانوی فوج کے مستحکم کرنے کی کوشش کی جائے - جنرل رالنسن نے کہا شمال مشرق سے مخالف کی بڑی فوج نے ہماری میسرہ پر بڑی لال پیلی آنکھیں - سر جان فرنچ لکھتا ہے کہ میں اس پیش قدمی سے آگاہ تھا - مگر مجھے امید تھی کہ فوج اس قدر بڑی نہ تھی جو فرسٹ آرمی کارپس کے ورود تک روکے رکھتی - اغلب ہے کہ جنرل رالنسن نے اپنی فوج کو حملہ کرنے کی اجازت نہ دینے سے دانائی سے کام لیا - مگر مینن پر لائنز کے گذرگاہ دشمن کا قبضہ قائم رہنے سے اور زیادہ برطانوی پیش قدمی عمل طور پر ناممکن ہوگی -

۳۰ نومبر لنڈن - فرانس کے شمال میں جو ٹائمز کا نامہ نگار ہے اطلاع دیتا ہے کہ ملک معظم بڑی تزک و شان سے فوج کے ساتھ جہاز پر سے اُترے اور پرنس آف ویلز نے اُن کا استقبال کیا - اعلیحضرت نے ہسپتالوں کا معائنہ کیا - انگریزی اخبارات ملک معظم کے اس فوجی معائنہ کی بڑی تعریفیں کر رہے ہیں - اور کہتے ہیں ایک سو برس کے بعد ملک معظم سب سے پہلے برطانوی شاہ ہیں جنہوں نے فوج کے ساتھ رہنے کے لئے برّ اعظم پر قدم رکھا - اس معائنہ سے فوج میں بڑا جوش پیدا ہو جائیگا -

۳۰ نومبر لنڈن - ایک بیان سے پیرس میں جو شائع کیا گیا واضح ہوتا ہے - کہ دشمن بلجیم میں مدافعانہ حملے کرتے رہے - مگر اُن کی گولہ اندازی بہت کمزور تھی - ہم نے کئی مقامات پر پیش قدمی کر لی ہے - مقامات فتح کے گرد ہم اپنے مورچوں پر قائم ہیں - سائین پر چند وقفوں کے بعد متواتر گولہ باری ہوتی رہی - ہم نے ارگون میں دشمن کے ان متعدد حملوں کو پسپا کر دیا جو اُنہوں نے جنگل پر کئے تھے - میوز کی بلندیوں پر بڑی دبیز کہر پڑ رہی ہے - دشمن نے اپرمنٹ جنگل پر گولہ باری کی مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا - ووسجز میں کوئی قابل ذکر واقعہ نہیں ہوا -

۳۰ نومبر لنڈن - پیرس - ۲۱ نومبر سے ۲۷ نومبر تک جو جنگ ہوتی رہی اُس میں بے دلی سے حملہ کرتے رہے - اور ناکام رہے - ہمارے بالمقابل حملوں سے لائنز اور سمندر کے درمیان جرمن کا سخت نقصان ہوا - دشمن نے وائپرس کو برباد کرنے کی متفقہ کوششیں کیں - کیتھیڈرل کے گھنٹے بجانے کا برج اور اُس کے بڑے بڑے گھر برباد ہو گئے - ہم ۲۵ نومبر کو ڈکسیموڈ کے جنوب میں وائپرس کے دہنے کنارہ پر ایک مقام میں جم گئے - اور مستحکم کر لیا لائنز اور آرمینٹیر کے درمیان دشمن کا اب بس نہیں چلتا - اُنہوں نے آرمینٹیر اور ووسجز کے درمیان چھوٹے چھوٹے حملے کئے - مگر اُن کا کچھ نتیجہ نہ نکلا - مگر ہم نے کافی کامیابی حاصل کی

بلجیم میں سخت گولہ باری ہوتی رہی اور دشمن نے اس میں بڑی کوشش کی -



ایڈیٹوریل نوٹس

جزا اور سزا کیا ہے؟

دوزخ اور بہشت کے بارے میں جو سوالات اکثر بحث و مباحثہ میں درپیش آتے ہیں اگر ہم ان کو ایک لمحہ کے لئے نظرانداز کر دیں۔ اور روحانی طور پر جو واقعی ایک حقیقت ہے اس سوال پر غور کریں کہ جزا اور سزا کیا ہے؟ تو یہ ہمارے روحانی فایدہ اور دلی اطمینان کے لئے کافی ہے۔ کلام کی باتوں پر فکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قربت الٰہی میں جزا ہے اور غربت الٰہی میں سزا ہے۔ یعنی جہاں تک آدمی خدا کے نزدیک ہوتا جاتا ہے وہ اُس کا انعام ہے اور جہاں تک آدمی خدا سے دور ہوتا جاتا ہے وہاں تک وہ اپنی سزا پاتا اور برداشت کرتا رہتا ہے۔ "آؤ" اور "چلے جاؤ" وہ الفاظ ہیں جو خداوند مسیح قیامت کے دن اپنے دہنے اور بائیں کھڑے ہونے والوں سے کہیگا۔ ایک لفظ قربت ظاہر کرتا ہے اور دوسرا غربت۔ جہاں شرارت نہیں یا بعبارت دیگر شیطنت نہیں ایسی جگہ پر رہنا ہی بہشت میں رہنا ہے۔ برعکس اس کے جہاں شیطنت ہے وہاں رہنا ہی دوزخ میں رہنا ہے اس سے پرے جانا کچھ فایدہ مند نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے بڑھکر خیال کرنا صرف قیاسات پر منحصر ہے۔ خداوند مسیح کے یہ الفاظ ہمارے علم کو معین کر دیتے ہیں پر سچ مچ راستبازی ہم کو خدا کی جانب لیجاتی ہے مگر گناہ ہم کو اُس سے دور کرتا ہے پس خدا کی قربت ہی میں رہنا بہشت میں رہنا ہے اور یہی جزا ہے اور خدا سے دور رہنا ہی دوزخ میں رہنا ہے اور یہی سزا ہے۔

مسیحیت کا اثر عادت پر

انسان کی موجودہ گنہگار حالت ایسی ہے کہ خواہ مخواہ وہ کسی نہ کسی بُری عادت کا شکار بنجاتا ہے۔ اور وہ عادت انسان پر اپنا پورا غلبہ اور حکومت کر لیتی ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ اُس بُری عادت سے رُستگاری نہ صرف محال ہی بلکہ ناممکن ہوجاتی ہے کیونکہ وہ عادت طبیعت ثانی بن جاتی ہے۔ اور بلا مرضی اور خیال کے اپنا عمل کرتی رہتی ہے مثلاً قسم کھانا۔ گالی بکنا۔ بدگوئی کرنا وغیرہ۔ مگر مسیحی مذہب ایسی عادات کی قدرت اور طاقت کو نیست و نابود کر کے انسان کو اُن سے آزاد کر دیتا ہے۔ اور وہ عادت پھر مسیحی سے عنقا ہو جاتی ہے۔ لوگ اکثر شراب خوری وغیرہ کے عادی ہو جاتے ہیں۔ یہ ساری باتیں مسیحیوں کے لئے نہایت معیوب اور مضر ہیں۔ اگرچہ بیماری کی یا بعض شدضروری حالتوں میں ایسی چیزوں کا استعمال لازمی ہو جاتا ہے۔ اور فی نفسہ کوئی شے بُری نہیں ہے بلکہ اس کا بُرا استعمال ہی بُرا ہے۔ تو بھی ایسی آگی کو عادت بنالینے کا پردہ یا عذر نہ سمجھنا چاہئے ہر شے کے بُرے استعمال سے اور اُس کے استعمال کی افراط و تفریط سے بہرنح اغماض اور احترازی انسب اور اَولیٰ ہے۔ اگر کلام کی صرف اسی بات پر غور کیا جائے اور اسکو نظروں کے نیچے ہمیشہ رکھا اور اس پر عمل کرنے کی نیت اور ارادہ اور کوشش کیجائے تو بالطبع ہر مسیحی ایسی بُری عادتوں سے محفوظ اور مامون رہ سکتا ہے۔ اور اگر وہ اس قسم کی عادات کا مغلوب بھی ہوگیا ہو تو اُس سے آزاد ہو سکتا ہے۔ کلام کی وہ بات یہ ہے کہ "پس تم کھاؤ یا پیو یا جو کچھ کرو سب خدا کے جلال کے لئے کرو" (۱ کرنتھی ۱۰: ۳۱) "تم نہ یہودیوں کی ٹھوکر کا باعث ہو۔ نہ یونانیوں۔ نہ خدا کی کلیسیا کی" (ایضاً آیت ۳۲) یہاں یہودیوں اور یونانیوں کے عوض میں مسلمان اور ہندوؤں کو سمجھ اور تسلیم کریں۔ کیونکہ ہمارے ملک میں اُن کی بجائے یہی ہیں پس ایسا کام کرنا چاہئے جس سے نہ ہندوؤں کو اور نہ مسلمانوں کو اور نہ ہی خدا کی کلیسیا کو ٹھوکر لگے۔

کرسمس نمبر کی تیاری

ناظرین نورافشاں! بڑا دن نزدیک آ رہا ہے۔ ذرا اس کے لئے روحانی اور جسمانی ہر دو طور پر تیار اور مستعد ہو جاؤ اور نورافشاں کی جانب بھی اپنی توجہ کو مبذول کریں۔ ہمارا منشا ہے کہ امسال نظم بہت ہی کم بلکہ صرف متعدد ہوں۔ نثر میں مضامین زیادہ ہوں۔ جو صاحبان نورافشاں کیلئے مضامین لکھیں وہ ان چند امور کا ضرور خیال رکھیں۔ اول یہ کہ مضمون نہایت مختصر ہوں قلیل اللفظ و کثیر المعنی ہوں۔ مطالب کو کوٹ کوٹ کر تھوڑے الفاظ میں بھر دو۔ زیادہ سے زیادہ اخبار کے ڈیڑھ یا سوا کالم میں مضمون آجائے۔ بہت سے مضامین ہونگے تو بہت صاحبان کے مضامین شائع ہو سکیں گے۔ دویم مضامین ہوں تو بڑے دن کے متعلق مگر متفرق پہلوؤں سے ہوں۔ کسی میں بڑے دن کی تاریخ اور فایدہ۔ کسی میں بڑا دن کیوں منایا جاتا ہے۔ آج کے دن خدا کے فضل کے اظہار کا گویا پہلا دن تھا۔ آج اس موقعہ پر آسمان اور

زمین پر ساری مخلوقات میں ایک جوش تھا۔ وغیرہ وغیرہ متفرق مضامین جیسے کہ مضمون نگار پسند کریں لیکن ان امور کا ضرور خیال رکھا جائے کہ وہ مضمون مختصر اور مغلق ہوں۔ نثر میں ہوں سوا یا ڈیڑھ کالم سے زیادہ نہ ہوں۔ اس التماس کو دیکھتے ہی فوراً مضمون روانہ کر دیں تاکہ وقت پر شائع ہو جائیں۔ نظمیں بھی ہوں مگر بہت کم۔

ایک برہمن کی پیشین گوئی

شہر کلکتہ کے ایک کالی دیوی کے مندر میں کئی ایک برہمن دیوی کی پوجا کر رہے تھے۔ اور اوڑیسہ کے کئی ایک رؤسا اور شرفا بھی اس موقعہ پر حاضر تھے۔ چند ایک برہمن اور پجاری ساری رات اشنان میں مشغول تھے۔ اس اثنا میں ایک بڈھے پجاری پر غشی طاری ہو گئی۔ یہ ایک بجے صبح کا عمل تھا۔ اس کو اس حالت میں دیکھکر باقی ماندہ پجاری اس کی اس حالت کی اصلیت معلوم کرنے اور مدافعت کی تجاویز کرنے لگے چند لمحوں کے بعد وہ بڈھا برہمن ہوش میں آیا۔ اور آسیب زدہ کی طرح چیخیں مارنے اور زور زور سے بولنے لگا "برٹش راج کی جے! اجا پنچم کی جے ہو جے جے! فکر نہ کرنا چاہئے۔ اس بڑے جنگ میں راجہ جارج فتحمند ہوگا۔ جاؤ اس کا اعلان کرو۔ مت چوکو۔" یہ کہہ کر وہ پھر بے ہوش ہو گیا۔ لیکن جب آدمی گنگا میں اشنان کر کے وہ بالکل اپنے آپ میں آگیا تو لوگوں نے اس کا موجب پوچھا۔ اس نے کہا کہ جب میں آنکھیں بند کئے منتروں کا جاپ کر رہا تھا تو ایک چکا چوند کر دینے والی جلالی صورت میرے ذہن میں نظر آئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مہادیوی

کا یہ منشا ہے کہ اس پیغام کو عام میں مشتہر کر دیا جائے اور ایسا ہی ہونا چاہئے۔" پس اس کہنے کے مطابق وہاں کے لوگوں نے یہ خبر گورنمنٹ کی خدمت میں اور اخبارات میں شائع ہونے کے لئے بھیجدی

راجہ سر پرنام سنگھ صاحب سے ہمدردی

۲۹ نومبر کے سول اینڈ ملٹری گزٹ کے صفحہ پانچ پر ہمیں یہ خبر پڑھ کر سخت رنج ہوا کہ انجناب کے فرزند ارجمند کپتان کنور اندرجیت سنگھ صاحب آئی۔ ایم۔ ایس جو ۵۷ ویں وائیلڈس رائفلس کے متعلق فرانس میں تشریف لے گئے تھے۔ ۲۳ نومبر کو فرانس کے معرکہ جنگ میں کام آئے۔ کپتان اندرجیت سنگھ صاحب ۱۹۱۱ء میں آئی۔ ایم۔ ایس مقرر ہوئے تھے۔ ہم کنور صاحب کی اس نوجوانی کی موت پر ان کے والدین کے ساتھ ان کے غم و رنج میں شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

لارڈ کچنر کی تقریر لارڈ میئرس ڈنر کی تقریب پر

لارڈ کچنر نے فوجی جام صحت دیئے جانے کے جواب میں یوں کہا "میدان کے سپاہی اس جام صحت کو گہری قدر دانی کی نگاہ سے دیکھینگے ہر ایک افسر جو میدان جنگ سے آتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ لوگ بڑے تحمل کے ساتھ کام کر رہے ہیں"۔ اس کے بعد لارڈ موصوف نے لنڈن سکاچ اور ہندوستانی فوجوں کے کارناموں کا ذکر کیا۔ اور متحدین کی بہادری اور شجاعت کا بیان کیا۔

خصوصاً فرانسیسی فیلڈ مارشل جنرل جافری اور روسی فیلڈ مارشل گرینڈ ڈیوک نکولس کا ذکر کرتے ہوئے یوں "برٹش سلطنت اب اپنی ہستی کے لئے جنگ کر رہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر ایک شہری اس اصل حقیقت کو سمجھے۔ یہ حقیقت موجودہ حالت کی وسیع اہمیت کے صاف اور روشن تصور سے پیدا ہوتی ہے۔ اور جو کسی بڑی قومی اور اخلاقی تحریک سے معرض ظہور میں آتی ہے۔ اور جس کے بغیر گورنمنٹ کے وزرائے جنگ بلکہ افواج اور بحری بیڑے بھی بہت کم کام کر سکتے ہیں۔ ہم کو فوج اور سامان جنگ کے ماخذات پر بڑا ناز ہے اور ہمیں اس سے بڑا بھروسہ ہے کہ ہم شکست کے معنی ہی کو نہیں سمجھ سکتے۔ یہی ہمارا سارا اور بڑا اثاثہ اصل ہے۔ اور اس اثاثہ کو مناسب اور موثر طور پر استعمال کرنا چاہئے میں نے جو سپاہ کے لئے اپیل کیا تھا۔ اور جو جواب اس کا مجھے حاصل ہوا مجھے اس سے کچھ شکایت نہیں ہے۔ فوجی تعلیم میں بڑی ترقی ہوئی ہے۔ اور ملک اپنے رنگروٹوں پر جائز ناز کر سکتا ہے۔ مگر ہمیں بہت سے اور اور بھی آدمیوں کی ضرورت ہے۔ تا وقتیکہ دشمن بالکل کچل ڈالا نہ جائے۔ خندقوں میں ہمارا بڑا بھاری نقصان ہوا ہے۔ مگر یہ واقعہ برطانوی جوانوں کو تحریک دینے اور مہمیز کا کام دیگا۔

کلکتہ کا سالانہ لگان ۱۹۱۳ء میں

۶۰۷۶۵۴۸۱ روپیہ تھا۔ دس سال گذرے کہ ۶۵۴۸۰۸۴۲ روپیہ تھا۔ اور بیس سال گذرے کہ ۱۹۴۵۰۲۵۵ روپیہ تھا۔

ماہی چراغ

خدا کی پروردگاری ایسی وسیع اور مکمل ہے کہ مہذب سے مہذب اور وحشی سے وحشی لوگوں کو ہر ملک و دیار میں بلکہ سات سمندروں پار بھی اپنے خزانہ عام سے اُن کی ضروریات بہم پہنچاتی ہے۔ اور ایسے طور اور ایسی صورت میں کہ ہم اُن کو دیکھ کر متحیر اور متعجب ہو جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ شمالی امریکہ کے شمالی مغربی ساحل پر بہت دور جو باشندے رہتے ہیں اُن کے پاس ایسا عجیب و غریب قدرت کا مہیا کیا ہوا لیمپ یا چراغ ہے جس کی مثال دنیا میں پائی نہیں جاتی۔ ناظرین! یہ ایک قسم کی مچھلی ہے جس کے جسم میں بہت سا اور مٹی کے تیل کی طرح صرف دیا سلائی ہی لگانے سے بھک سے جل اُٹھنے والا تیل موجود ہے۔ اس کے جلانے کے لئے اُس کے منہ میں صرف دیا سلائی لگا دی جاتی ہے۔ اور وہ فوراً جل اُٹھتی ہے۔ اس سے جو روشنی پیدا ہوتی ہے وہ نہائیت ہی صاف اور تیز ہوتی ہے۔ کہ آدمی باریک سے باریک کام بھی اُس کی روشنی میں کر سکتا ہے۔ اور خوبی یہ ہے کہ دھنواں اس میں مطلق نہیں ہوتا اور وہ مہینہ تک بلکہ اُس کی دم کی نوک برابر ایک تار جلتی رہتی ہے۔ اُس کی دم نیچے کو اور سر اوپر کو کر کے ایک لمبی لکڑی کے ساتھ کئی ایک مچھلیاں باندھ دی جاتی ہیں۔ اور باری باری ساری مچھلیوں کے منہ میں دیا سلائی جلا کر لگا دی جاتی ہے۔ بہت مچھلیاں اس وقت ضروری ہوتی ہیں۔ جب بہت ہی تیز روشنی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

یہ مچھلی سمندر کے پانی میں سے بآسانی پکڑی جا سکتی ہیں۔ سال میں صرف ایک موسم آتا ہے جس میں یہ مچھلیاں بے شمار تعداد میں ساحل کے قریب آجاتی ہیں۔ گویا خدا کی پروردگاری اُن کو عین موسم مقررہ پر بکثرت بٹور کر وہاں کے باشندوں کے پاس لے آتی ہے۔ اور لوگ اسی موسم میں بے شمار مچھلیاں پکڑ کر اپنے گھروں میں ان کا ذخیرہ جمع کر لیتے ہیں۔ اور سال بھر ان کو حسب ضرورت استعمال کرتے رہتے ہیں اُن کے پکڑنے کے لئے وہاں کے لوگ لکڑی کی سیخوں کی ایسی باریک اور بڑی کنگھیاں بناتے ہیں کہ مچھلیاں اُن میں سے باہر کسی صورت نکل ہی نہیں سکتیں۔ مرد عورت اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی اس کنگھی کے ذریعہ ان مچھلیوں کو بآسانی پکڑ لیتے ہیں۔ جو کنارہ پر آجاتی ہیں۔ بعض اوقات آدمی کشتیوں پر چڑھ کر ساحل سے ذرا دور چلے جاتے ہیں۔ اور مچھلیوں کو ساحل کے قریب تر میں گھیر لاتے ہیں۔ اور تب بچے اور مستورات آسانی سے اُن کو کنگھیوں کے ذریعہ پکڑ لیتے ہیں۔ عورتیں کچھ تو چربی اُن میں سے خوراک میں استعمال کرنے کے لئے نکال لیتی ہیں جو چربی اُن میں باقی بچ جاتی ہے۔ وہ اُن کے لیمپ کا کام دیتی ہے۔ مچھلیوں کو سکھا کر یہ تیل اُن میں سے نکالا جاتا ہے۔ اور باقی جلانے کے کام آتا ہے۔

جنگ کیوں جلد ختم ہو جانا چاہئے؟

امریکہ کے ایک انگریزی اخبار نے ذیل کی وجوہات پیش کی ہیں۔ اور بتایا ہے کہ موجودہ جنگ بہت دیر تک نہیں قائم رہ سکتی بلکہ بہت جلد بند ہو جائے گا۔ اس کا بیان ہے۔ کہ جنگ میں دو چیزیں نہایت ہی ضروری ہوتی ہیں یعنی روپیہ اور سپاہی۔ مگر انسانی قربانی زر کی قربانی کے بعد اور اس پر منحصر ہے۔ پس جب متخاصمین کے پاس سے روپیہ ختم ہو جائیگا تو جنگ بھی تمامیت کو پہنچیگا۔ اور وہ حسب ذیل تخمینہ بتاتا ہے جس سے گمان غالب ہے کہ جنگ سال بلکہ چھ ماہ کے اندر ہی اندر ختم ہو جائیگا۔ وہ کہتا ہے کہ

فرانسیسی پرشیائی جنگ میں فی کس ۲ ڈالر اور ۷۷ سینٹ یومیہ خرچ ہوا کرتا تھا۔ جنگ بلقان میں ۲ ڈالر اور ۴۳ سینٹ فی کس یومیہ خرچ تھا۔ مگر ہمیں موجودہ جنگ پر بحث کرتے ہوئے بہتر ہے کہ ہم بوئروں کے جنگ کے خرچ پر کچھ لحاظ نہ کریں۔ کیونکہ انگلستان سے جنوبی افریقہ جانے کی وجہ سے خرچ زیادہ ہوتا تھا۔ حال ہی کا اندازہ بس ہے یعنی بلقانی جنگ کا خرچ (۲ ڈالر ۴۳ سینٹ) تھا کیونکہ اُس کی بھی قریباً وہی حالت تھی جو موجودہ جنگ کی ہے فرق صرف یہی ہے کہ بلقانی جنگ میں بحری بیڑے یا ہوائی جہاز وغیرہ چیزیں نہ تھیں۔ نہ ہی مال و اسباب لے جانے کے لئے جہازوں کی ضرورت تھی۔ نہ موجودہ انجنی محاصرہ والی توپیں۔ اور نہ ہی دیگر مصارف جنگ تھے۔ جو اس یوروپین ہیبتناک جنگ میں مستعمل ہوتے ہیں۔ پس نہایت ہی کفایتی خرچ جنگی کس یومیہ تخمینہ لگایا جا سکتا ہے۔ وہ دو ڈالر اور ۵۰ سینٹ ہو سکتا ہے۔ پس موجودہ حالت میں برطانیہ عظمیٰ کا جنگی خرچ ۴۳ دنوں کا جیسا کہ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ ۱۲۶۵۰۰۰۰۰ ڈالر یا یومیہ ۳۸۷۰۰۰۰ ڈالر رہا ہے۔

پس اگر ان چھیوں قوموں کی کل فوجی طاقت کا جو اس وقت معرض جنگ میں ہے۔ اور اُن میں اٹلی اور ٹرکی کو بھی شامل کر لیا جاوے۔ اور ان سب کے لئے ۲۰۰۰۰۰۰۰ مسلح سپاہی فرض کرلئے جائیں تو ان تمام قوموں کا یومیہ خرچ قریباً ۵۰۰۰۰۰۰۰ ڈالر ہوگا۔ ماہواری خرچ ۱۵۰۰۰۰۰۰۰۰ ڈالر اور سالانہ خرچ ۱۸۰۰۰۰۰۰۰۰۰ ڈالر ہوگا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اگر یہ جنگ ایک سال تک

جاری رہے تو ان تمام قوموں کا متحدہ قرض عنقریب دگنا ہوگا۔ کیونکہ اس وقت قرضہ .... ۲۴ ڈالر ہے ڈوالر فی روپیہ اور سینٹ آدھ آنہ کا ہوتا ہے۔

دمدم گولی ﴿ قدیم زمانہ کی بندوقوں میں جن کی نال کا سوراخ ایک انچ کا دہم یا ۵ سو وال حصہ یا اس سے بڑا ہوا کرتا تھا۔ ایک اونس کی گولیاں چلا کرتی تھیں موجودہ بندوقوں کی نال کا سوراخ قریب ۳۰ کے ہوا کرتا ہی یہ بہت چھوٹی گولی پرانے زمانہ کی گولی کی بہ نسبت بہت زیادہ سرعت اور تیزی کے ساتھ چلتی ہے اس کا وزن زیادہ کرنے کی غرض سے اس کے اندر ثقفہ ڈالا اور اس پر نکل (چاندی کی ایک قسم ہے) تانبے اور سپات کا خول چڑہایا جاتا ہے۔ جو بہت سخت اور ہموار اور صاف ہوتا ہے۔ یہ گولی لکڑی مٹی گوشت یا لوہے کے اندر سے گذر جاتی ہے۔ اور اس سے صاف سوراخ بنجاتا ہے۔ یہ بھی دریافت ہوا ہے کہ یہ گولی ہڈی کے اندر سے بھی ہو کر گذر جاتی ہے۔ اور ناقابل معلوم سوراخ یا شگاف کر جاتی ہے۔ لیکن اگر اس گولی کا سرا کاٹ ڈالا جائے اور اندر کا ثقفہ ننگا کر دیا جائے تو جب یہ جا کر لگتی ہے تو اس جگہ کو پھاڑ ڈالتی ہے۔ اور اس کے اندر جانیکا راستہ سیدھا نہیں ہوتا۔ اور اس کے کھردرے کناروں سے خوفناک زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ دمدم گولی بڑے بڑے شکار کے وقت استعمال کی جاتی ہے۔ مگر جنگ میں اس کی ممانعت ہے۔ کیونکہ جنگ میں اسکا استعمال وحشیانہ متصور ہوتا ہے۔ اغلب ہے کہ موجودہ جنگ میں کسی سلطنت نے اس گولی کے استعمال کو جائز نہیں رکھا۔

مراسلات

دنیا کا آخر

آنریبل مسٹر ڈبلیو۔ اے لی صاحب بہادر نے ہندوستان کی انجمن علم نجوم کے سالانہ جلسے پر جو کہ کلکتہ میں منعقد ہوا۔ ایک نہایت دلچسپ مضمون پیش کیا جو کہ خاص و عام کے لئے خصوصاً مسیحیوں کے لئے نہایت فائدہ مند اور تسلی پذیر ہوگا۔ چند ایک خیالات بعد اپنے حاشیہ کے ہدیہ ناظرین ہیں۔ اثنائے درس میں انہوں نے کہا کہ اس بڑے جنگ کو مدنظر رکھکر جو کہ آناً فاناً کل دنیا پر آپڑا۔ اگر ہم کل دنیا کے تغیر و تبدل پر نظر ڈالیں تو سائنس کی رو سے صریحاً معلوم ہوتا ہے کہ ایک بڑا ہولناک حادثہ جو کہ موجودہ جنگ سے بدرجہا بڑا اور ہیبت ناک ہوگا آنے والا ہے جس سے کل دنیا یک لخت بھسم ہو جائے گی۔ کلام الٰہی (بائیبل) میں کئی پیشینگوئیاں ہیں۔ جو کہ دنیا کے انجام کو واضح طور سے ظاہر کرتی ہیں۔ سب سے بڑی پیشین گوئی مقدس پطرس کی معرفت کی گئی۔ "پر آسمان اور زمین جو اب ہیں اسی کلام سے محفوظ ہیں۔ اور اس دن تک کہ بے دینوں کی عدالت اور ہلاکت ہو جلانے کے لئے باقی رہیں گے۔ لیکن خداوند کا دن جس طرح رات کو چور آتا ہے آئیگا۔ اور اس میں آسمان سناٹے کے ساتھ جاتے رہیں گے۔ اور اجرام فلک جل کر گداز ہو جائینگے۔ اور زمین ان کاریگریوں سمیت جو اس میں ہیں بھسم ہو گی"۔ (۲ پطرس ۳: ۷ و ۱۰)

یسعیاہ نبی کی معرفت بھی واضح طور سے پیشین گوئی کی گئی۔ جس میں بتایا گیا کہ زمین و آسمان یک لخت جاتے رہیں گے۔ اور اور انبیاؤں کی معرفت وقت بوقت نئے آسمان اور نئی زمین کی بابت ذکر آیا ہے۔ ان سب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آسمان اور زمین آناً فاناً آگ سے بھسم کئے جائینگے

زمانہ حال کے "نیم ملا خطرۂ ایمان نیم حکیم خطرۂ جان" کے پیرو اور نوجوان سائنس دان چند ایک سائنس یا فلسفہ کے اصولات کو لے کر اس ارض و سما کے گورکھ دھندے میں غلطان و پیچان رہتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں بس یہی زمین و آسمان ابتدا و انتہا ہیں۔ اگر کوئی بات مثلاً ایسا اور بیان ہے کہ زمین و آسمان یکلخت آگ سے بھسم ہونگے"۔ پیش کی جائے تو فوراً انکار کرتے ہیں۔ اور بڑے دلائل پیش کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ پر اگر گہری نظر اجرام فلکی پر ڈالی جائے تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ ایسے ایسے واقعات ناممکنات میں سے نہیں بلکہ وہ دن آتا ہے۔ جبکہ یہ زمین اور آسمان مع سورج اور چاند کے بھسم ہونگے۔ اور خدا اپنے جاہ و جلال کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ جیسا اُس نے کلام الٰہی میں فرمایا۔

زمین کی اندرونی تپش اور گرمی

یہ بات از روئے سائنس قرار پا چکی ہے کہ زمین کا اندرونی حصہ گرم ہے۔ اور شل پگھلے ہوئے مادہ کے ہے۔ اگر گہری کانوں میں کوئی اُترے تو اس کو معلوم ہوگا کہ جوں جوں وہ نیچے جاتا ہے۔ حرارت بڑھتی جاتی ہے۔ پتھروں کی گرمی بذریعہ آلات معلوم کی گئی ہے۔ ورجینیا اور نکا نظا ئیز اور لیپزک کی گہری کانوں سے جو کہ

تین ہزار فٹ سے پانچ ہزار چھ سو فٹ تک گہریں ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گرمی کی حرارت اوسطاً ستر فٹ کی گہرائی پر ایک ایک درجہ بڑھتی ہے۔ یہ تجربہ ظاہر کرتا ہے کہ جوں جوں نیچے جائیں اسی قدر حرارت زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ نامعلوم اور زیادہ نیچے حرارت کس مقدار سے بڑھتی ہے۔ مگر یہ بات حق ہے کہ حرارت تدریج بڑھتی ہے یہاں تک کہ مادہ پگھلتا ہے۔ ایک میل کی گہرائی پر گرمی کی حرارت ۷۵ درجے کی ہے اور اگر حرارت کے بڑھنے کی مقدار اتنی ہی ہو جتنی کہ اوپر بیان کی گئی ہے۔ تو ساڑھے سات میل کے فاصلہ پر جاکر ہم اس حرارت کو پائینگے جس سے ٹین پگھل جاتا ہے۔ پندرہ میل کی گہرائی پر لوہا اور ۲۳ میل کی گہرائی پر سخت سے سخت دھات پلاٹینم بھی پگھل جائے گی۔ حرارت کی شدت اس قدر بڑھتی جاتی ہے کہ تیس میل کی گہرائی پر کوئلہ بھی اپنی حالت قائم نہیں رکھ سکتا۔

اگر سیاہ تختہ پر دو فٹ کا قطر رکھ کر ایک دائرہ کھینچا جاوے جس سے کرہ ارض مراد ہو تو نسبتاً دائرے کی سطر ہی سو میل کی گہرائی ظاہر کریگی۔ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ ۳۰ میل کی گہرائی جہاں کوئلہ بھی اپنی حالت قائم نہیں رہ سکتا بہت بڑی گہرائی نہیں۔ حرارت کی شدت اس قدر ہے کہ سب کچھ پگھلا ہوا ہے۔ اگر کسی طریق سے یہ گرمی سطح زمین پر پھوٹ نکلے تو ہر ایک جاندار اور بے جان شے یکلخت بھسم ہو جائیگی۔

ان پتھروں اور چٹانوں کا وزن جن سے کہ سطح زمین بنی ہوئی ہے۔ ہر مکعب فٹ پیچھے ۱۵۰ سے ۱۸۰ پونڈ کا ہے (یعنے ایک من پچیس سیر سے دو من دس سیر تک) اگر اوسطاً ۱۷۰ پونڈ مانا جائے تو صرف ایک میل زمین کی موٹائی کا بوجھ ہر مربع انچ پر ۲ ٹن ہوگا۔ (یعنے قریباً ۶۰ من) اس حساب سے ۵۰ میل کی گہرائی پر ہر مربع انچ پر بوجھ ۱۱۰ ٹن ہوگا۔ (یعنے ۲۹۹۰ من) اور ۱۰۰ میل کی گہرائی پر ۲۲۰ ٹن ہوگا (یعنے ۶۰۲۰ من) اتنے بوجھ سے نہ صرف پتھر و چٹان نرم ہو جائینگے۔ بلکہ فولاد جیسی سخت دھات بھی پگھل جائیگی۔ اگر صرف بوجھ ہی کا خیال کیا جائے تو بھی زمین کا اندرونی حصہ پگھلی ہوئی حالت میں ماننا پڑتا ہے۔ لیکن حرارت کے تدریج بڑھنے کے تجربے جو کہ گہری گہری کانوں میں کئے گئے صاف طور سے ظاہر کرتے ہیں کہ زمین کا اندرونی حصہ نہ صرف پگھلی ہوئی حالت میں ہے۔ بلکہ اشد گرم ہے۔

اس گرمی اور بوجھ کا اثر بالیقین برابر ہوگا ورنہ اگر زیادہ یا کم ہو جائے تو فوراً موجودہ حالت تبدیل ہو جائے۔ اگر ان دونوں کے اثرات میں تھوڑا بہت فرق ہوا بھی جیسا کہ بھونچالوں کا آنا ظاہر کرتا ہے تو وہ فوراً زمین کی سطح کو جنبش دے کر پھر اپنی حالت پر آجاتے ہیں۔ سوال لازم آتا ہے کہ کیا کبھی ایسا بھی ہوگا۔ کہ کسی معلوم شدہ حالت کے ذریعہ اس اندرونی گرمی و حرارت میں اس قدر جنبش پیدا ہو کہ وہ سطح کو توڑ کر باہر اُبل پڑے؟ جہاں تک سائنس کے ذریعے معلوم ہے اس سے یہ ظاہر ہے کہ بڑی سے بڑی جنبش جو کہ پیدا ہوتی ہے صرف زمین کو ہلا کر جیسا کہ ہمیشہ بھونچالوں سے ہوتا ہے بند ہو جاتی ہے۔ زمین کا ہلنا پھٹ جانا۔ دبنا ظاہر کرتا ہے کہ جوں جوں پگھلا ہوا مادہ جو کہ سطح زمین سے لگا ہوا ہے۔ اپنی گرمی کی کمی کے باعث جو کہ بخارات کے ذریعہ ہمیشہ کم ہوتی رہتی ہے جمتا جاتا ہے اسی قدر سطح زمین کی موٹائی بڑھتی جاتی ہے۔ لہٰذا یہ کہنا پڑتا ہے کہ زمین کی اندرونی گرمی و حرارت کا از خود نکل پڑنا غیر ممکن ہے۔ پس دنیا کا آخر اور اس کا آگ سے بھسم ہونا اگر زمین کی اندرونی گرمی و حرارت کے پھوٹ نکلنے پر مبنی ہے تو قیاساً یہ غلط ہے۔ مگر چونکہ آخر ضرور ہے۔ لہٰذا ضروری امر ہے کہ ہم ایک نظر سیاروں اور ستاروں کی گردش پر بھی ڈالیں۔ تاکہ معلوم ہو کہ وہ کون سے وجوہات ہیں جن کے سبب سے دنیا کا آخر اور اس کا آگ سے بھسم ہونا عقلی طور سے سچ و برحق ہے۔

تاریک ستارے

۱۹ فروری ۱۹۰۱ء میں پرسیوس کے برج کی تصویر ہارورڈ میں اُتاری گئی جس میں گیارہ درجہ کی روشنی تک والے ستارے نمایاں تھے۔ ۲۱ فروری کو اڈنبرا میں ایک نیا ستارہ دوسرے اور تیسرے درجہ کی روشنی والے ستاروں کی مانند دیکھا گیا۔ دو دن میں اس کی روشنی سب ستاروں سے بڑھ گئی۔ اس مثال سے ثابت ہوتا ہے کہ آناً فاناً چند ہی دن میں ایک نیا ستارہ آسمانی ہوا میں برپا ہو سکتا ہے۔ جو کہ نہایت تیزی سے چمکتا دمکتا دکھائی دے۔ اُس کی روشنی اور اس کا یکلخت اس قدر بڑھ جانا صرف ایک بات پر منحصر ہے یعنے ایک نہایت ہی سخت ٹکر جو دو بڑے جسموں میں لگے۔ نوا پرسیا (ستارہ جس کا اوپر بیان ہوا) کا ظاہر ہونا اس کی روشنی اور روشنی کا دفعتہً بڑھنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ یہ ایک تاریک ستارہ تھا جو کہ پہلے نظر نہ آتا تھا۔ مگر ایک نہایت ہی شدید تصادم کے باعث جو کہ دو جسموں میں ہوا یہ ستارہ روشن ہوا اور چمکنے لگا۔ اُس کی روشنی اس اندرونی گرمی و حرارت کے باعث تھی جو کہ اس تاریک ستارہ میں موجود تھی۔

اب سوال لازم آتا ہے کہ کیا ایسے اور بھی تاریک ستارے گردش ہوا میں ہیں؟



اور اگر ہیں تو کیا وہ کبھی ٹکرائیں گے۔ یا اُن کے ٹکرانے کا امکان ہے؟ ہم چھوٹے چھوٹے تاریک اجسام سے جو کرۂ ہوا میں ہیں واقف ہیں کیونکہ بارہا ہم نے شہابے دیکھے ہیں جو آسمان میں دفعتہً روشن ہو کر بڑی تیزی سے ایک سمت سے دوسری سمت میں جا کر غائب ہو جاتے ہیں۔ اُن کی روشنی اس تیز حرارت کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ جو کہ ان تاریک اجسام میں تیز حرکت کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ علاوہ شہابوں کے ہم اور تاریک اجسام سے بھی واقف ہیں مثلاً سب سیارے تاریک ہیں اور یہ روشنی جو ان میں نمایاں ہے صرف سورج کی روشنی کا عکس ہے۔ اسی طور سے ممکن ہے کہ کرۂ ہوا میں اور بہت سے ایسے تاریک اجسام ہوں جن کی کہ حرارت و گرمی انتشار کے باعث ختم ہو چکی ہے۔ اور اب وہ نظر سے غائب ہیں۔ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ کرۂ ارض اور سورج خود بھی روز بروز اپنی حرارت میں باعث انتشار کم ہوتا جاتا ہے۔ اور اگر نظام شمسی برقرار ہے تو ہزارہا برس کے بعد سورج بھی تاریک ہو جائے گا اور اس میں بھی گرمی نہ رہے گی۔

بہت سے ستارے ہیں جو کہ عنقریب اپنی ساری حرارت اور گرمی ختم کرنے پر ہیں کیونکہ ہر ایک جسم انتشار کے باعث اپنی اپنی گرمی کم کرتا جاتا ہے۔ اور ہم نہیں جان سکتے کہ کتنے بڑے بڑے جسم کرۂ ہوا میں ہیں جو کہ گرمی و حرارت کے زائل ہو جانے کے باعث تاریک ہیں اور دکھائی نہیں دیتے ممکن ہے کہ ایسے ایسے اجسام چمکنے والے تاروں سے شمار میں زیادہ ہوں۔

سورج بمعہ اپنے تمام ستاروں اور سیاروں کے نہایت تیزی کے ساتھ حرکت کر رہا ہے۔ حرکت کرتے ہوئے ممکن ہے کہ کسی وقت کوئی تاریک جسم یا سورج سے یا زمین سے یا کسی اور ستارے یا سیارے سے ٹکرائے۔ فرضاً اگر کوئی بڑا تاریک جسم سورج سے ٹکرائے تو گرمی جو اُس تصادم کے باعث پیدا ہوگی۔ اس قدر تیز اور زیادہ ہوگی کہ یہ کرۂ ارض یک لخت بھسم ہو جائے گا۔ اگر ٹکر بہت زور سے نہ لگے تو بھی سورج کی گرمی اس قدر تیز اور زیادہ ہوگی کہ کرۂ ارض کے پانچوں بڑے سمندروں کا پانی یک لخت خشک ہو جائے گا۔ اور ہر چیز سطح زمین پر جل کر خاک ہو جائے گی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقدس پطرس کی پیشینگوئی کے لفظ بلفظ پورے ہونے کا امکان رکھتی ہے۔ اور نہ صرف امکان ہی ہے۔ بلکہ دن آتا ہے جبکہ آناً فاناً یہ دنیا فنا ہوگی اور آگ سے بھسم ہوگی۔ جو آگ کہ ایک بڑے بھاری تصادم کے نتیجہ پیدا ہوگی۔

فرض کیا کہ کوئی تاریک جسم (سیارہ) سورج سے نہ ٹکرایا پر زمین سے ٹکر کھائے تو اس حالت میں بھی گرمی کی وہی شدت ہوگی جیسی کہ پہلی حالت میں۔ اور زمین آگ سے بھسم ہوگی۔ اگر کوئی کہے کہ اگر ٹکر نہ لگے۔ بلکہ صرف پاس سے گزر جائے تو کیا ہرج۔ از روئے سائنس یہ بھی بات بالکل صاف ہے کہ اگر کوئی بڑا تاریک جسم سورج کے پاس سے گزرے تو وہ اپنی کشش سے سورج کی کشش کو اُس کے مرکز سے ہلا دیگا۔ اور زمین اس حالت میں سورج سے کھینچی جا کر پھر بھی آگ سے بھسم ہوگی۔ اور اگر وہی تاریک جسم سورج کے پاس سے گزرے تو زمین کے اندرونی پگھلے مادے کو جس کا ذکر اوپر کر آئے ہیں اپنی کشش کے باعث سطح زمین کو توڑ کر باہر نکالیگا اور اس حالت میں پھر زمین آگ ہی سے بھسم ہوگی۔

پس معلوم ہوا کہ کرۂ ارض و سما میں تصادم ہونا نہ صرف ممکن ہے بلکہ واجب ہے کہ ہر شخص اس بات کو یاد رکھے اور غیر سائنسدان ہو کر اس بڑی پیشین گوئی کو بھول نہ جاوے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ دن آپہونچے اور وہ ناتیار پایا جاوے۔ "جاگو اور دعا مانگو تا کہ تم امتحان میں نہ پڑو۔" مبارک ہے وہ خادم جسے اُس کا خداوند آکر جاگتا اور ہوشیار پاوے۔

ای۔ احمد شاہ

کیننگ کالج

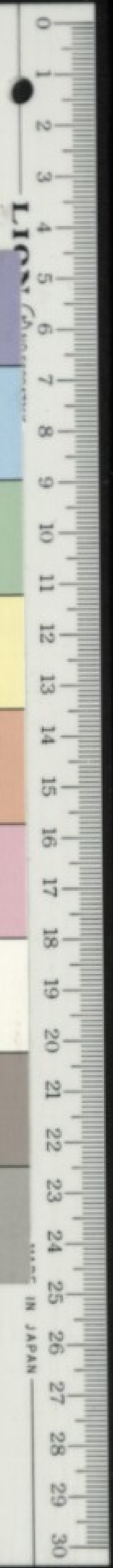
لکھنؤ۔

ایک کام جو ہم کر سکتے ہیں

حزقیاہ یوں کہتا ہے کہ آج کا دن دکھ اور ملامت اور کفر کا دن ہے۔ کیونکہ لڑکے پیدا ہونے پر ہیں اور جننے کا زور نہیں شاید کہ خداوند تیرا خدا ربشاقی کی سب باتیں سنے جسے اُس کے صاحب اسور کے بادشاہ نے بھیجا ہے۔ کہ زندہ خدا پر ملامت کرے۔ اور ان باتوں کے سبب جو خداوند تیرے خدا نے سنی ہیں۔ الزام دیوے۔ پس تو اس بقیہ کے واسطے جو چھوڑ گیا ہے دعا میں آواز بلند کر

۲ سلاطین ۱۹: ۳-۴

اے خداوند کے بندو ہم ایک ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں جو حزقیاہ کے زمانہ سے بدتر ہے۔ ربشاقی نے خداوند پر اور اس کے بندوں پر کفر تو بکا۔ حزقیاہ اور اُس کے ملک پر دھمکیاں تو دیں۔ مگر فعلاً ایسا کچھ نہیں کیا جو آج کے دن ہم روزانہ انگریزی اخباروں میں پڑھتے ہیں ممکن



ہے کہ انگریزی اخبارات جرمن کے لوگوں کو زیادہ سیاہ رنگ سے رنگنے کی غرض سے کوئی کوئی بات بڑھا کے لکھتے ہوں۔ لیکن تو بھی اگر ان کا سولواں حصہ بھی صحیح ہو تو کہنا پڑیگا کہ جب سے دنیا قائم ہوئی ہے۔ تب سے شاید کسی قوم نے کسی قوم پر ایسا ظلم نہیں کیا جو آج بیسویں صدی عیسوی میں تہذیب اور تعلیم یافتہ جرمن نے اپنے تئیں مسیحی کہلا کر بلجیم پر کیا۔ جنگ میں کتنے لوگ قتل ہو چکے اور روز بروز قتل ہوئے جا رہے ہیں۔ اس کی نسبت میں کچھ کہنا نہیں چاہتا ہوں۔ جہاں جنگ ہے وہاں خون کا دریا تو بہیگا۔ لیکن پاک دامن عورتوں اور معصوم بچوں کے ساتھ جو حیوان سے بدتر سلوک کیا گیا اور کیا جا رہا ہے۔ کیا وہ بھی جنگ کا جز ہے عیسائی کہلا کر ایسے ہیبت ناک جنگ کو برپا کرنا اور وہ بھی اہل ایمان کے ساتھ۔ ابلیس کے لئے اتنا ہی موقعہ دینا بس تھا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوزخ کی ساری قومیں اس وقت نکل آئیں۔ اور جو فعل حیوان کے لئے ناممکن ہے۔ وہ انسان ہو کر کر رہے ہیں۔ میں جب اخبار میں پڑھتا ہوں تو یرمیاہ کیساتھ کہتا ہوں کہ اے کاش کہ میرا سر پانی ہوتا۔ اور میری آنکھیں آنسوؤں کا سوتا تب میں اپنی قوم کی بیٹی کے مقتولوں پر دن اور رات روتا۔

بے شک میں ایک ہندوستانی ہوں اور مغرب کے لوگ مجھ جیسے کالے آدمی کو ہم قدم نہیں سمجھیں گے۔ لیکن مسیح جو بنی انسانیت میں عالمگیر شخص تھا۔ اسی نے قومیت کی دیواریں توڑ دیں اور ہم ناتواں مشرقی بھی ستم رسیدہ مغربیوں کے لئے اُن کی مصیبت کے دن رو سکتے ہیں سو مسیح میں میری قوم کل بنی آدم ہیں۔ چاہے وہ کالے ہوں چاہے وہ گورے ہوں آنسو نطق

کہ نہیں جانتا کس سے رونا چاہئے اور کس کیلئے رونا نہیں چاہئے میں منطقی طور پر اس کا فیصلہ نہیں کر سکتا صرف یہ آہ سن تو انسوا پ کے آپ نکل آتا ہے چاہو وہ آہ مشرق سے آئے چاہے مغرب سے۔

اس لئے ہم اگرچہ یورپین قوموں کی نگاہ میں بیگر ہیں تو بھی جب جنگ گاہ کی درد انگیز باتوں کو پڑھتے ہیں۔ اور خاص جب اُن بیکس عورتوں اور بچوں کی دردناک آواز سنتے ہیں تو ہم روئے بغیر رہ نہیں سکتے ہیں۔ یہ ہماری انسانی ذات کا تقاضا ہے۔ یہ اس آنسو کا بھی نتیجہ ہے جو انیس سو برس پیشتر عزر کی قبر پر بھی بہایا گیا۔ ہم مشرقی مسیحی رونے والے مسیح کے شاگرد ہیں۔ ہمارے پاس بندوق اور توپیں نہیں ہیں کہ ہم ان کے استعمال سے یورپ کے مظلوموں کی مدد کر سکتے۔ مگر منت ہماری آنکھوں میں آنسو دیا گیا۔ کیا ہم اس کو کام میں نہ لائیں۔

پس نہ تو اس نتیجے کے واسطے جو چھوڑا گیا ہے دعا میں آواز بلند کر۔ میرے بھائیو اور بہنو ہم ہندوستانی مسیحی کم از کم اس کام کو کر سکتے ہیں۔ رو رو کے دعا مانگو۔ دعا کی آواز سے باپ کے تخت کو ہلا دو کہ وہ رحم کی نگاہ سے زمین پر نظر کرے۔ اور اس ہیبتناک جنگ کو موقوف کرے۔ بلکہ دعا کرو کہ وہ جلد سلامتی کے شہزادے کو بھیج دے کہ وہ آکر اپنی صلح کی سلطنت قائم کرے تاکہ وہ کلام پورا ہو جو نبی کی معرفت کہا گیا۔ کہ وے اپنی تلواروں کو توڑ کر پھالیں اور اپنے بھالوں کو ہنسوے بنا ڈالینگے اور قوم قوم پر تلوار نہ چلائینگے۔ اور وے پھر کبھی جنگ نہ سیکھینگے۔ یسعیاہ ۲ : ۴

راقم:—

بی۔ بی۔ رائے

کوریا میں مسیحیت

گزشتہ سے پیوستہ

وہانگ اندھا جادوگر

ایک مشہور روایت

یہ وہانگ نام ایک اندھے کی کہانی ہے جو ایک وقت جادوگر تھا۔ پر اب خداوند مسیح کا بہادر سپاہی ہو گیا۔ وہانگ نے عزیز مذہب کی ترقی میں تربیت پائی ایک دن ایسا ہوا کہ انجیل کی روشنی اُس پر چمکی۔ اور اُس کی روح بالکل تبدیل ہو گئی پہلے وہ ملک کوریا کا ایک جادوگر تھا جو سستی سے پڑا رہتا تھا۔ لیکن اب وہ نہایت کمر بستہ ہو کر انجیل کی خوشخبری سناتا ہے۔ وہ عجیب تبدیلی جو اُس کی زندگی میں واقعہ ہوئی ہے۔ اس تبدیلی کا جو پچیس سال کے عرصہ میں ایک لاکھ کوریا کے باشندوں کی زندگی میں ہوئے ایک عام نمونہ تھا۔

بموجب اس تمام اندراسانی کے وہانگ تمام کوریا میں ایک نہایت خوش وقت مسیحی ہے۔ کوریا مشن فیلڈ نامی اخبار میں مس صاحبہ نے اس اندھے آدمی کی نسبت مفصلہ ذیل کی باتیں کہیں

"کاش کہ آپ اُس کو ہنستے ہوئے دیکھیں۔ اگر وہ خاموشی کی حالت میں ہو تو وہ اپنے خیالوں میں غرق ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی جسمانی آنکھوں سے تو اس دنیا میں کچھ بھی نہیں دیکھ

سکتا ہے۔ پر اپنی دل کی آنکھوں سے آنیوالی دنیا میں ورے کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ کیونکہ اس دنیا میں زندگی حقیقی ہے۔ وہاں متعصد زندگی مفلسی پر غالب آتا ہے۔ محبت ہاد جو نابینا ہونے کے دیکھ سکتی ہے۔ اور لوگوں کی راہ روشن کرنے کرنے کے لئے خدا خود ایک روشنی ہے۔ جب میں نے اُس کو پہلی مرتبہ دیکھا تو اُس کی یہی حالت تھی وہ دو سو میل چلنے کے بعد بالکل میلا گرد آلودہ اور تھکا ہوا تھا۔ وہ اس حالت میں ہمارے گھر کی پچھلی طرف آیا اور میں نے اُس کے چہرے پر جو تھک کر مرجھایا ہوا تھا اور چیچک کے داغ سے بھرا ہوا تھا آنیوالی دنیا کی روشنی دیکھی کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ وہ حقیقی اور جاودانی خوشی جو میں نے اِس اندھے شخص کے چہرے پر دیکھی ولایت میں بھی کبھی کسی شخص کے چہرے پر نہیں دیکھی۔

جب میں وہانگ کی نسبت جسکا چہرہ خدا کے جلال سے روشن تھا یہ باتیں پڑھیں تو میں نے اُس کے دیکھنے کا مصمم ارادہ کیا۔ اور دیہات میں ٹھہرنے کے بعد ہی میرا اُنکو جانے کا اتفاق ہوا۔ جہاں میں اس اندھے شخص سے ملا۔ جو پہلے جادوگر تھا۔ پادری ایچ۔ ایم براؤن صاحب نے جو نیکوشہر میں بشارتی کام کے ہادی ہیں میری خواہش کو معلوم کرکے وہانگ کو جو ایک گاؤں میں وہاں سے بیس میل کے فاصلے پر رہتا تھا بلا بھیجا۔ خبر پاتے ہی وہانگ اس بڑی بائبل کلاس میں حاضر ہونے کے لئے جو شروع ہو چکی تھی۔ فوراً بیس میل چلکر آیا۔ میں نے وہانگ سے بہت باتیں کیں۔ اور اُس سے اُس کے مسیحی ہونے اور اُس کی مشہور جاترا کا جو اُس نے سچائی کی تلاش میں کیا سب حال پوچھا۔

پادری برڈن صاحب ہمارے درمیان مترجم تھے۔ تین ہی برس کی عمر میں وہانگ پر اُدہ کو چیچک ہوگئی۔ اور اس بیماری میں اُن کی آنکھیں جاتی رہیں جب وہ دس برس کا ہوا اُس کے ماں باپ وادوں کو ہیضہ ہوگیا۔ اور وہ چند ہی روز میں مرگئے۔ وہانگ اپنے چچا کے پاس چلا گیا جس نے اُس کو جادو کا علم پڑھایا۔ کوریا میں عموماً سب اندھے جادوگری سیکھتے ہیں جادوگری تمام ملک میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور اکثر بیماریوں میں اندھے جادوگروں سے صلاح لی جاتی ہے۔

وہاں اپنا منتر پڑھکر بدروح کو جو بیماری بھیجتی ہو خوش کرنے کی ترکیبیں بتلاتا ہے۔ جادوگر بہت سی باتوں کا دعوے کرتے ہیں۔ اور کھاتے نہیں کہ ہم لوگوں کی کھوئی ہوئی چیزوں کو سفر کی کامیابیوں کے مکان بنانے کی ترقی کی جس سے بدروحیں دور رہیں۔ اور ایسی ایسی باتوں کی خبر دے سکتے ہیں۔ یہ تمام فریب ہے۔ وہانگ نے اِس ترقی سے بہت روپیہ کمایا۔ اور گھر کا سامان اور زمین خریدی۔

ایک دفعہ پادری برڈن صاحب کا مددگار وہانگ کے گاؤں کے ایک مہمان خانے میں منادی کر رہا تھا۔ وہانگ اُس کی منادی سننے گیا۔ اور انجیل کی باتوں سے اُس کے دل پر بڑا اثر ہوا۔ جتنا زیادہ منادی سے انجیل کی باتیں سنتا۔ اُتنا ہی زیادہ وہ اپنی جادوگری کی برائی کو معلوم کرتا جاتا تھا۔

وہانگ نے اس مناد سے دو دن تک مباحثہ کیا۔ آخیرکار وہ انجیل کی سچائی کا قایل ہوکر ایمان لایا۔ وہانگ نے گرجا گھر میں آنا شروع کردیا۔ لیکن اپنی جادوگری کو جاری رکھا کیونکہ اس ہنر سے اُس کو بڑی آمدنی تھی۔ وہ مدت تک ایسا کرتا رہا۔ لیکن جب اُس نے انجیل کی تعلیم کو پورے طور پر سمجھ لیا تو وہ اس کام سے زیادہ متنفر ہوتا گیا۔ اخیرکار ایک دن جب وہ کسی گھر میں صلاح و مشورہ کے لئے بلایا گیا۔ تو اُس نے جانے سے انکار کیا۔ اور اپنے تمام آلات کو اُس شخص کی آنکھوں کے سامنے جو اُس کو بلانے آیا تھا توڑ ڈالا۔ اب اس کے دل میں خدا کا کلام پڑھنے کی بڑی خواہش پیدا ہوگئی لیکن اُس کے اندھے پن کی وجہ سے یہ بات مشکل تھی۔ اُس کے گاؤں میں کوئی مسیحی نہ تھا اس لئے وہ ہر ہفتہ اکیلا پانچ میل چلکر عبادت میں حاضر ہونے کے لئے آیا کرتا تھا۔

ایک سال تک اُس نے نہایت صدق دلی کے ساتھ خدا سے دعا کی کہ اے میرے آسمانی باپ تو مجھکو بائبل کا علم سیکھنے کی قابلیت بخش۔ ایک رات خدا نے اچانک اُس کی دعا کا جواب دیا۔ اس کے دماغ میں یہ بات ایک دم سمائی کہ ان حساب کے پہاڑوں کو جنہیں اندھے جادوگر استعمال کرتے تھے کام میں لایا اور ان کی مدد سے پڑھنے کا طریقہ ایجاد کرے۔ اُس کے بعد اس نے بہت سے تیل کے کنستر جو مشرقی ملکوں میں عام طور پر استعمال کئے جاتے ہیں خریدے۔ اُن کنستروں سے اُس نے چار پانچ ہزار ٹین کے چھوٹے چھوٹے مربعے بنائے اور ان سب کے بیچ میں ایک سوراخ بنایا جس سے وہ تاگے میں پروئے جا سکیں۔ پھر اُس کوریا کی زبان کو مختلف حروف تہجی کو ظاہر کرنے کے لئے اُن مربعوں کے مختلف حصوں میں نشان لگائے۔ تب اُس ان مربعوں کے مختلف کونوں میں نشان لگاکر کو۔ باکے حروف تہجی کو مقرر کیا الفاظ کے اخیر حروف کا پتہ لگانے کے لئے اُس



نے دو ہزار مختلف شکل کی لکڑی کے ٹکڑے بنائے دہانگ کی دلی خواہش نہ صرف کلام کے پڑھنے بلکہ اُس کو حفظ کرنے کی تھی۔ پڑھنے کا یہ ادھورا طریقہ ایجاد کر کے اُس نے کلام کو حفظ کرنا شروع کر دیا اُس کا دستور یہ تھا کہ وہ کسی دوست سے کہا کرتا تھا کہ یوحنا کی انجیل پڑھ کر اُسے سنائے۔ اور وہ خود تین اور لکڑی کے ٹکڑوں میں دھاگے پرو کر ایک ایک جملہ کر کے لکھتا جاتا تھا۔ اور بعد میں وہ صورت حروفوں کو انگلیوں سے چھو کر وہ آیت خدا کے کلام کو حفظ کر لیتا تھا۔ اس طرح اُس نے یوحنا کی انجیل کے چھ باب حفظ کر لئے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ گرجا گھر میں تھا۔ وہانگ کو ایک اور خوشی کی بات معلوم ہوئی۔ اُس نے سنا کہ پیانگ یانگ میں جو وہاں سے ۲۳ میل کے فاصلے پر تھا اندھوں کے لئے ایک اسکول تھا جس میں کہ انہیں ایک نیا اور عجیب طریقہ سے پڑھنا سکھاتے تھے۔ اُس نے دو برس تک خدا سے دعا کی کہ تو مجھ کو کسی طرح اس اسکول میں بھیج دے۔

آخر کار پادری بڑون صاحب نے اس شخص کی جو پہلے جادوگر تھا خدا کے کلام کی بہادرانہ کوشش کی بابت سنا اور پیانگ یانگ میں اُسکے جانے کی بڑی خواہش کو معلوم کیا تو اُس کو سات ین (ایک سکہ کا نام ہے) اس شمالی شہر تک ریل کا ٹکٹ خریدنے کے لئے بھیجا۔ جب وہانگ کو یہ معلوم ہوا کہ اس کی تمنا باہر آنے کی تھی تو اُس کا دل خوشی سے بھر گیا۔ لیکن اُس نے معلوم کیا کہ اگر میں اپنی بیوی اور بچوں کو کھانے پینے کا سامان دیکر نہ گیا تو وہ تکلیف پاوینگے۔

باقی دارد

شعر و سخن

عشقِ مسیح

ازصدق دل نظم طبعزاد ماسٹر لبید مر مظلوم جگرانوی ریاضی ٹیچر مشن ہائی سکول لودیانہ

تیری فرقت میں ہوں نیم جاں اے مسیح
حال زار کی میرے خبر ہی نہیں۔

ڈھونڈتا ہوں میں تیرا نشاں اے مسیح
رہنمائی میں میرے خضر ہی نہیں۔

عشق کے تیر سے تیرے گھایل ہوا
زخمی سینے کے اندر مرا دل ہوا۔

اے مسیح تیری جانب میں مائل ہوا
کیا یہ منظور دل کی نظر ہی نہیں

ہوتا کم تو جدائی کا غم ہی نہیں
رات دن بند یہ چشم نم ہی نہیں۔

چین پڑتی مجھے ایک دم ہی نہیں
ہوتی فرقت میں شام و سحر ہی نہیں

میں تو واقف نہیں دین کے حال سے
مجھ کو فرصت نہیں گھر کے جنجال سے

مخلصی غیر ممکن ہے اس جال سے
مجھ سا مظلوم آتا نظر ہی نہیں۔

ہیں خطائیں کئی ہیں گناہ بے حساب
عاقبت تو مری ہو گئی ہے خراب

حشر کے دن بھلا دونگا کیا میں جواب
ہاتھ جو پکڑا ہے تو پھر تو ڈر ہی نہیں۔

روز محشر ترے دید کا ہے دھیان
ہے شفاعت پہ تیری ہی میرا اماں۔

ہے یقیں میرا ہوگا نہیں امتحاں
بس رہائی میں میری کسر ہی نہیں

اے مسیح بے خبر اپنے مجبور کی
تو نے تو غموں کی تکلیف سب دور کی

اُن کی خاطر قضا تھی منظور کی
شجر نیکی کا بے تو ثمر ہی نہیں۔

بار عصیان عالم بیا کل اُٹھا
نہ وہ موت صلیبی سے بالکل ڈرا

باپ کا حکم تھا جو تو لایا بجا۔
بن تیرے تو خدا کا پسر ہی نہیں

جو نہ مانے تجھے بیر پسر خدا
نور آنکھوں میں اُس کے ذرا ہی نہیں

اُس کی آنکھوں پہ ظلمت کا پردہ پڑا
اُس کو آنکھوں سے آتا نظر ہی نہیں

وہ تو گمراہ ہے اُس کا بن رہنما
ورنہ چاہ ضلالت میں اکدن گرا۔

پیچھے ہو تیرے کر اس کے حق میں دعا
جاتی تیری دعا بے اثر ہی نہیں

وہ جو تیری ہدایت سے ہے بے خبر
اُس کی کوشش ہے عقبیٰ میں سب بے اثر

اُسکا جنت میں ممکن نہیں ہے گزر
اس سا بدبخت کوئی بشر ہی نہیں

جس نے پکڑا ہے دامن ترا اے مسیح۔
ہے یقینی اُسے اسرا اے مسیح

چھوڑ دے گا اُسے تو خدا اے مسیح
اُسکو محشر کا خوف و خطر ہی نہیں۔

تیرے پیچھے چلے جو اے پسر خدا

غیر فانی ہے اس کو نعمت بقا۔

فوج وجاہ ملک وحشمت تو سوجگے فنا
کام آئینگے یہ مال وزر ہی نہیں۔

سارے عالم پہ ہی تیرا احسان ہے۔
حیف! احساں فراموش انسان ہے۔

تجھ پہ جاں کو نہ کرتا جو قربان ہے
وہ ہے خو۔ ہے غلط بلکہ خر ہی نہیں

ڈال مظلوم پہ اپنی چشم عطا
دل سے کر تو عفو اس کے جرم وخطا

رحم کر تو رہ راست اس کو بتا
اس کو اس راستے کی خبر ہی نہیں

ضروری اعلان

نورافشاں کے خریداروں کو خبر دیجاتی ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار پورے ایک سال کے لئے پیدا کرے گا تو اسکو ذیل کی کتابوں میں سے ایک کتاب معہ محصولڈاک مفت دیجائیگی۔

ستیارتھ پرکاش ۳۱۹ صفحے۔
حیات المسیح۔
مسیح کی تعلیم ۳۱۹ صفحے
مسیح کا نمونہ ۳۳۰ "
خاندانی فرائض ۱۸۵ صفحہ
مسیحی دین اور اخلاق ۲۱۲ صفحہ
عیسیٰ یا رفیق صلیب ۳۰۰ "
دشمن شمشیر ۲۲۴ "

المشتہر:۔
منیجر نورافشاں لودیانہ

اشتہار

ذیل کی کتابیں بھی کرسچن بک سٹور سے معرفت ڈاکٹر ای۔ ایم ویری صاحب لودیانہ بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

پنجابی زبور	معہ راگ رومن	مہر
"	اُردو چمڑے والا	عہ
"	اُردو	۸آ
"	اُردو کپڑے کی جلد	۱۱

مژدہ!

مس لوئیس مارسٹن کی دلچسپ کتابیں ہر ایک مسیحی خاندان میں داخل ہونے کے لائق ہیں اُردو زبان میں ذیل کی جلدیں ہمارے پاس ہیں

فارسی اُردو

دولت لازوال	۳ر
تلاش حق	۲ر
حکایت نجات دہندہ	۲ر
روایت امیر علی	۲ر
شعاع نور حصہ دوم	۳ر
عورت بہنیال	۲ر

رومن اُردو

رامپال سنگھ	۸ر
تلاش حق	۲ر
دولت لازوال	۸ر
عورت بہنیال	۸ر
دکیل کی سرگذشت	۲ر

المشتہر:۔
منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ

اشتہار

اطلاع دیجاتی ہے کہ انجمن عالم تلاوت کنندگان بائیبل کی فہرستیں بابت ۱۹۱۵ء تیار ہیں یہ فہرستیں فارسی اُردو زبان میں ہیں جسکی قیمت کل ار ایک آنہ فی فہرست تمام سال کے لئے ہے۔

المشتہر:۔
(مس) این وائیلی
مشن کمپونڈ
لودیانہ۔ پنجاب

صرف ایک ماہ کیواسطے

مفت بے تطیر ہدیہ مفت
چاندیکی خوبصورت گھڑی عمدہ
گارنٹی ۵ سال

ہم ہندوستان برہما اور سیلون میں ہزاروں گھڑیاں لوگوں کو دے رہے ہیں اور آپ صاحبان کا اب موقعہ ہے کہ آپ پتہ بھیجکر ایک فونٹن پن لو۔ اگر ہمارے بے نظیر ہدیے سے فیضیاب ہونا چاہتے ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس فونٹن پن اور گھڑی کو اپنے دوستوں کو دکھاؤ آج ہی روپیہ بھیجدو

المشتہر:۔
جیمس پیٹرک اینڈ کمپنی
جی ٹی مدراس

نوٹ
اگر وی پی آنا چاہیے تو تین آنہ ۳ر علاوہ بھیجنے چاہیئیں۔

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول - مِن تصنیف ایڈورڈلے ائمینٹ صاحب - رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادکیواسطے ایک خاص قاعدہ - عوام کے پڑھنے کیلئے پرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑامفید آلہ - قیمت ۴ر و ۵ر و ۶ر +

انجیل برنباس } مِن تصنیف عبد الاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی - پادری نگیس صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اِس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۱؍ +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸ر ۱۲ر رومن ۸ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنادیں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاوینگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر کو رہایش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

جغرافیہ بائبل } یہہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے - یہہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے - یہہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمنیریوں در بائبل ٹریننگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہئے - ہرایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہئے - قیمت فی جلد فارسی اُردو ۶ر +

مسیح کی تعلیم } مِن تصنیف ڈاکٹر جے - ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو - ہنگلی صاحب نے ترجمہ کیا - کتاب فارسی اُردو - رومن میں بھی چھاپی گئی قیمت ۴ر ۸ر اور ۱۲ر یہ کتاب نہایت ضروری ہے - ہرایک مسیحی کو چاہیئے کہ اِس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

دائی گری - مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو ۸ر - فارسی عہ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے - ہرایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے - اس لئے ہرایک خاندان اِس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے +

ہدایت تیمارداران } یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کیگئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیجاوے - لہذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلئے سندی کتاب ہے - ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ - یہہ کتاب دوبارہ چھپکر تیار ہوگئی ہے +

صحت جسمی } یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہیلتھ ہے سعید غلام حیدر خان مشنر اور رئیس رائے بریلی کا اور نور محمد صاحب نیبدار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظرثانی کیگئی - ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادے طریقے سے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ (۲) کیوں ہم بھائی بہنیں - (۳) ہم بھائی کیونکر بن سکتے ہیں - (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے - (۵) ہوا کسطرح صاف ہوتی ہے - (۶) صاف ہوا کسطرح ملتی ہے - (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اسے کس طرح استعمال کرسکتے ہیں - (۸) پانی کے پانے کا ذریعہ یا طریقہ - (۹) صاف پانی کس طرح مل سکتا ہے - (۱۰) کس طرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے - (۱۱) صاف خون - (۱۲) خوراک کی بناوٹ - (۱۳) قسم قسم کے کھانے - (۱۴) تیلی خوراکیں - (۱۵) ہدایت خوراک پر - (۱۶) چمڑا - (۱۷) نہانا - (۱۸) کپڑے پہننا - (۱۹) پٹھے اور ورزش - (۲۰) دماغی اور کانی ورزش - (۲۱) گھر اور احاطے - (۲۲) تازہ ہوا کی آمد و رفت - (۲۳) صفائی - (۲۴) علیحدہ گھر - (۲۵) گاؤں اور قصبے - (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں - (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں - (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں - (۲۹) فیصلہ نصیحت قیمت ۴ر +

دستور العمل نُور افشان

قیمت سالانہ اہلِ شہر سے بغیر محصولڈاک .. .. عہ ۸ر
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک .. .. .. عگر
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد .. .. ہے ۸ر
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک .. .. .. ہے ۵ر

شرح اُجرت اِشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ ۱۳
نصف کالم	ملے	للعہ ۱۳	۲۵ عہ
پورا کالم	للعہ ۱۳	۲۵ عہ	للعہ ۴۰
پورا صفحہ	للعہ ۴۰	۶۰ عہ	۱۰۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اِشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ ۔ نامہ نگار اپنی تحریر کے آپ ذمہ دار ہیں +

اطلاع ضروری ۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں ۔ (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے ۔ (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا ۔ (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاوے گا ۔ (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے ۔ چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں ۔ (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پہ اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے ۔ مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ سے جاری ہے ۔ امسال شن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یہہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالب علم صہ ماہوار
" " اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار
" " اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزان قیمت پر تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا کرو کونول لیمپ رڈ کیرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں +

قیمت جن رکشا لعہ سے ۱۰عہ تک

قیمت کرو کونول لعہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹوں کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران کے ۱۲ر سے لیکر عہ تک ہے ۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور جسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں +

کرسچن میوچوئل پراویڈنٹ فنڈ لمیٹیڈ لاہور

جو کہ پہلے پریسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کے نام سے کہلاتا تھا
جاری شدہ ۱۸۴۷ء رجسٹرڈ شدہ ۱۹۰۹ء

ہندوستان میں اِس قسم کا یہہ سب سے پرانا فنڈ ہے جو کہ صرف مسیحیوں کی بہتری کے لئے جاری ہے ۔ اِس فنڈ کا وصول شدہ روپیہ اب تقریباً پچانوے ہزار ہے بیواؤں و یتیموں کو ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ ادا کیا جاچکا ہے ۔ نئے انشورنس ایکٹ کے مطابق ۲۱۰۰۰ روپیہ بطور ضمانت کے سرکار کے پاس جمع ہے اور ہر سال جمع ہوتا رہیگا جب تک کہ رقم دو لاکھ تک نہ پہنچ جائے اِس میں مختلف قسم کی پالیسیاں ہیں جو کہ سب کے موافق آسکتی ہیں یعنی زندگی کے بیمہ کی پالیسی پنشن اور بچوں کے وظیفہ کی پالیسیاں ۔ نرخ بہت کم رکھا گیا تاکہ ہر ایک مسیحی مرد و عورت اِس میں شامل ہو سکے +

خواہ اُردو خواہ انگریزی پراسپکٹس کیلئے ذیل کے پتہ پر درخواست کریں ۔

بخدمت منیجنگ ڈائرکٹر

کرسچن میوچوئل پراویڈنٹ فنڈ لمیٹیڈ ایرال لاہور

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اسمیں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ صر ہے ۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ۔ نمونہ ۲ر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے ۔ باغِ دل کے پچھلے نمبر ۲ر فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

پادری ای ۔ ایم ویری صاحب ڈی ۔ ڈی ایڈیٹر و منیجر نُور افشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی بورر چھپا +